جلد ۵۲/۱۷ | ۲۷ احسان ۱۳۴۲ ھش ۔ ۵ صفر ۱۳۸۳ھ ۔ ۲۷ جون ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۵۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۶ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

صاحبزادی سیدہ امۃ الصمد طلعت صاحبہ کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپردِ خاک کر دیا گیا

نمازِ جنازہ اور تدفین میں خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد اور حضورؑ کے صحابہ کے علاوہ ہزارہا احباب جماعت کی شرکت

ربوہ ۲۶ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی سیدہ امۃ الصمد طلعت صاحبہ کے جسدِ خاکی کو (جنہوں نے مورخہ ۲۴ جون ۱۹۶۳ء بروز دوشنبہ رات کے ۱/۲ ۱۱ بجے لاہور میں وفات پائی تھی) کل مورخہ ۲۵ جون بروز منگل ۶ بجے شام نمازِ جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزارِ مقدس کی چاردیواری کے اندر سپردِ خاک کر دیا گیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

نمازِ جنازہ

جنازہ کل صبح دس بجکر دس منٹ پر لاہور سے ربوہ پہنچ گیا تھا۔ جنازہ شام کو ۶ بجے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی کوٹھی واقعہ دارالصدر غربی سے اٹھایا گیا۔ کوٹھی کے اندرونی حصہ سے جنازہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افراد اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اٹھایا۔ کوٹھی سے باہر مقامی جماعت کے احباب نے جو بہت کثیر تعداد میں جنازہ کے انتظار میں کھڑے تھے جنازہ کو کندھا دیا۔ اور اس طرح ہزار دل احباب کے کندھوں پر جنازہ بہشتی مقبرہ کے کھلے میدان میں پہنچا۔ جہاں سوا چھ بجے کے قریب محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ مقامی احباب نے جن میں لاہور سے آئے ہوئے متعدد احباب بھی شامل تھے بہت کثیر تعداد میں نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔

تدفین

بعد ازاں نمازِ جنازہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزارِ مقدس والی چاردیواری کے اندر لے جایا گیا۔ جہاں تابوت کو قبر میں اتارنے میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، ناظر وکلاء صاحبان اور صدر صاحبان محلہ جات نے حصہ لیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔ اس طرح افسردہ و غمگین دلوں اور نمناک آنکھوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی صاحبزادی سیدہ امۃ الصمد طلعت صاحبہ کی نعش سپردِ خاک کر دی گئی۔ صاحبزادی صاحبہ مرحومہ کی قبر (باقی دیکھیں ص ۸ پر)

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کا امتحان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ایک عظیم الشان مقصد "کسرِ صلیب" ہے جس سے مراد نصاریٰ کے مذہب اور ان کے صلیبی عقیدہ کا بطلان ہے۔ کتاب مندرجہ عنوان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائی عقائد کی تردید اور اسلامی تعلیم کی برتری نہایت دلکش انداز میں بیان فرمائی ہے۔ ہماری جماعت کے ہر فرد کیلئے اس چھوٹی سی کتاب کا مطالعہ کرنا اور اس کے مندرجات حفظ کرنا ازبس ضروری ہے۔ اس لئے نظارت اصلاح و ارشاد اس کتاب کو تمام جماعت احمدیہ (یعنی انصار، خدام اور اطفال میں سے جو امتحان میں شامل ہونے کے قابل ہوں) کے لئے بطور نصاب امتحان مقرر کرتی ہے۔ ۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء بروز اتوار نظارت ہذا کی طرف سے امتحان ہوگا۔ تمام احباب کو چاہیئے کہ اس امتحان میں شامل ہوں۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام اس کا امتحان ہوگا۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

بیگم صاحبہ میاں نسیم حسین صاحب کی طرف سے درخواستِ دعا

(مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد)

کل مکرم کرنل عطاء اللہ صاحب نے بیگم صاحبہ میاں نسیم حسین صاحب مرحوم کی طرف سے ٹیلیفون پر یہ پیغام دیا تھا کہ انہوں نے اپنے بچے کے متعلق ایک منذر خواب دیکھا ہے ان کی حسب درخواست صدقہ کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے خاص طور پر یہ بھی کہا ہے کہ الفضل میں دعا کے لئے اعلان کر دیا جائے۔ اس لئے میں تمام دوستوں سے دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بیگم صاحبہ کے بچوں کو نیکی اور تقویٰ عطا فرمائے اور ان کا ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔ اور ہر قسم کے مکروہات زمانہ اور آفات و مصائب سے اپنی پناہ میں رکھے اور مشکلات میں خود ان کی راہ نمائی فرمائے۔ آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۶ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"کل سوزش کی تکلیف زیادہ رہی بے چینی بھی بہت تھی۔ نیز ضعف بھی بہت بڑھ گیا ہے"

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ جون ۶۳ء

جامعہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ پاکستان ہی نہیں بلکہ تمام اسلامی دنیا میں واحد یونیورسٹی ہے جہاں غیروں میں تبلیغ واشاعت اسلام کے لئے جدید طریقوں سے مبلغین تیار کئے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ اوّل بھی اور آخر بھی ایک تبلیغی جماعت ہے جسنے اللہ تعالےٰ کے فضل سے تمام کرۂ ارض کے گرد اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لئے اسلامی مشن پھیلا دئے ہیں اور آج یہ کہنا کسی طرح غلط نہیں کہا جا سکتا کہ جماعت احمدیہ کے مشنوں پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

ظاہر ہے کہ جس جماعت کا اوڑھنا بچھونا صرف تبلیغ اسلام ہو اور جو یہ دعوےٰ کر کے اٹھی ہو کہ وہ تمام دنیا میں اسلام کو بحکم خدا تعالےٰ غالب کر کے رہے گی اس کے لئے کتنا ضروری ہے کہ وہ مبلغین کی تعلیم وتربیت کے لئے اپنا تمام زور صرف کر دے اور جماعت کے لئے کتنا ضروری ہے کہ تعلیم وتربیت پا کر ہر سال اتنے مبلغین نکلیں کہ جو تبلیغ کی بڑھتی ہوئی رو کو سنبھال سکیں اور اسلام کا پیغام کماحقہٗ اپنوں اور غیروں تک پہنچا سکیں۔

ذرا قوتِ تخیل پر زور دے کر قیاس کیجئے کہ جماعتِ احمدیہ کے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ کتنا اہم اور کتنا وسیع ہے۔ اس کا اندازہ کرنے کے لئے عیسائی مشنریوں کے پھیلائے ہوئے جال کو دیکھئے کہ پاکستان ہی میں ان کے سینکڑوں ہزاروں مراکز ہیں اور شاید کوئی قصبہ اور ایسی بستی نہ ہوگی جہاں ان کے مشن کام نہ کر رہے ہوں۔

یہ تو پاکستان کا حال ہے اسی سے اندازہ کیجئے کہ دوسرے مشرقی اور مغربی ممالک میں عیسائی مشنری کس طرح مکڑوں کی طرح اپنے جالے تیار کر رہے ہیں۔ پھر عیسائی پادری جو کام اپنے اپنے ملکوں میں کر رہے ہیں وہ علیحدہ ہے۔ یہ مشنری کوئی یونہی ان پڑھ یا ادھ پڑھ لوگ نہیں ہوتے بلکہ ان کی اکثریت ایسی ہے جنہوں نے دینی یونیورسٹیوں سے تعلیم وتربیت حاصل کی ہوئی ہوتی ہے اور اکثر ان میں جید علم ہوتے ہیں۔ اور ان یونیورسٹیوں میں جہاں وہ تعلیم وتربیت حاصل کرتے ہیں ایسا انتظام ہوتا ہے کہ جہاں کہیں کسی پادری کو بھیجنا ہوتا ہے وہاں کے پورے حالات سے اس کو پہلے خبردار کیا جاتا ہے۔ وہاں کی زبان سکھائی جاتی ہے اور باشندوں کے دینی رجحانات اور معاشرہ سے پوری پوری آگاہی کرائی جاتی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ یہ پادری باطل کا پیغام پہنچانے کے لئے نکلتے ہیں لیکن وہ ہر ہتھیار سے پورے پورے لیس ہوتے ہیں۔ اور خواہ ان کو تبدیل مذہب میں کامیابی ہو یا نہ ہو وہ اپنی تعلیم وتربیت کے بل پر اپنے اپنے علاقہ پر کئی طرح سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ اکثر ان میں سے ڈاکٹر ہوتے ہیں اور ایسا تو شاید کوئی نہیں ہوتا جو دوسرے کسی نہ کسی فن میں مہارت نہ رکھتا ہو اور اس طرح لوکل باشندوں کو اپنے فنون اور علوم کی وجہ سے وسیع پیمانہ پر اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں اور اس طرح میل جول کے ذریعہ عیسائیت کا بیج ان کے دلوں میں بو دیتے ہیں یا کم سے کم ان کو اپنے دین سے برگشتہ کر دیتے ہیں۔ یہ مشنری ہیں جن سے ہمارے بے سروسامان مبلغوں کو مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔

ان مبلغین کی تعلیم وتربیت جامعہ احمدیہ میں کی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک تبلیغی جماعت کا ہر رکن جو اللہ تعالےٰ کے حکم سے کھڑا ہونے کی دعویدار ہو عملاً ایک مبلغ ہوتا ہے اور وہ جہاں کہیں بھی ہوتا ہے اپنے ماحول کو نورِ اسلام سے منور کرتا ہے تاہم جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ تعلیم وتربیت کے ذریعہ ایسے مبلغین تیار کرے جن کو وہ تمام ان ہتھیاروں سے لیس کر کے بھیجے جو دنیا میں غلبۂ اسلام لانے کے لئے اس زمانہ میں ضروری ہیں۔

جس جماعت کا وجود ہی تبلیغ واشاعت اسلام کے لئے قائم کیا گیا ہو کیا یہ افسوسناک نہیں ہے کہ وہ کافی تعداد میں نوجوانوں کو تعلیم وتربیت کے لئے تیار نہ کرے۔ کیا یہ حیرت ناک نہیں ہے کہ جماعت کا دعوےٰ تو یہ ہو کہ اس نے تمام دنیا میں اسلام کو غالب کر کے رہنا ہے لیکن وہ اس مقصد کے حصول کے ذرائع سے بالکل بے پرواہ ہو۔ اس میں شک نہیں ہے کہ ہمارے جو نوجوان جدید تعلیم کے حصول کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں وہ بھی نہایت ضروری ہے لیکن ایسی جدوجہد جس کا دین کے ساتھ تعلق منقطع ہو جائے ہمارے نزدیک صفر قیمت رکھتی ہے۔ ہمیں جو علوم جدید سیکھنے ہیں وہ محض اس لئے سیکھنے ہیں کہ ہم تبلیغ اسلام میں ان علوم کو استعمال کر سکیں لیکن اگر کوئی احمدی نوجوان صرف دنیوی تمتع کے لئے جدید علوم وفنون سیکھتا ہے تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ ہرگز جماعت احمدیہ کے ارکان میں شمار ہونے کا استحقاق نہیں رکھتا۔

جدید علوم وفنون میں بے شک مہارت تامہ حاصل کیجئے مگر بطور ایک الٰہی جماعت کا فرد ہونے کے ہر نوجوان کا فرض ہے کہ خواہ وہ کتنا ہی تعلیم یافتہ کیوں نہ بن جائے اسکو ہر حال میں اپنے مرکزی فریضہ کے لئے تیاری کرنی لازمی ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ تعلیم یافتہ نوجوان زیادہ سے زیادہ جامعہ احمدیہ میں تعلیم وتربیت حاصل کریں۔ جامعہ احمدیہ میں میٹرک سے لے کر ایم۔ اے تک کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے انتظام ہے اس لئے چاہیئے کہ ہر درجہ کا تعلیم یافتہ جامعہ میں داخل ہو تا کہ اپنے حسب حال تعلیم وتربیت پا کر اس جنگ عظیم میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جس کیلئے جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے۔

جماعت بے شک بڑی بڑی مالی قربانیاں کر رہی ہے لیکن یاد رکھئے صرف مالی قربانیوں سے تبلیغ واشاعت کا کام نہیں ہو سکتا سلسلہ کو آدمیوں کی مال سے بھی کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ اگر مال ہو اور مخلص کارکن نہ ہوں تو مال بے معنی ہے۔ سورۃ صف میں جہاں عذاب الیم سے نجات حاصل کرنے کا نسخہ بتایا گیا ہے وہاں صاف صاف لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے النفس کی قربانی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ اور اس زمانہ میں النفس کی قربانی یہی ہے کہ علمی اور خلوص کے لحاظ سے تبلیغ واشاعت اسلام کے لئے تعلیم وتربیت حاصل کر کے میدانِ کارزار میں گھس جائیں۔

جماعت جانتی ہے کہ اس زمانے میں ہمارا سب سے زیادہ مقابلہ عیسائیت کے ساتھ ہے جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے عیسائیت نے ہزاروں لاکھوں تربیت یافتہ مبلغین میدان میں پھینک رکھے ہیں۔ یہ درست ہے کہ ایک مومن دس بیس پر بھاری ہو سکتا ہے تاہم حقیقت یہ ہے کہ عیسائیوں کے مقابلہ میں ہمارے پاس جو مبلغین ہیں وہ شاید تعداد میں ہزارواں حصہ بھی نہیں ہیں۔ آخر یہ جنگ ہے یہ تو نہیں ہونا چاہیئے کہ ؏

لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

جنگ بدر میں بھی کفار کے مقابلہ میں ایک تہائی مومن تھے۔ اس طرح اگر پانچ پادری ہوں تو کم از کم ایک تو احمدی مبلغ ان کے مقابلہ میں آگے آنا چاہیئے۔ اس لئے نوجوانو فوج در فوج آؤ اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے کر اپنے آپ کو اس عظیم جنگ میں لڑنے والا سپاہی بناؤ جو الٰہی اشاروں کے مطابق حق وباطل کے درمیان اس زمانہ میں لڑی جا رہی ہے۔ خواہ تم ایم۔ اے ہو یا میٹرک ہو یا ڈاکٹر ہو یا پروفیسر ہو مدرس ہو یا تاجر ہو کچھ پرواہ نہ کرو۔ اور ہمت سے کام لو اور جامعہ میں داخل ہو کر اپنا فرض سرانجام دو۔ تم خواہ کچھ بھی ہو تم اللہ تعالےٰ کے سپاہی ہو۔ جہاں بھی ہو جس حالت میں بھی چلے آؤ۔ البتہ جامعہ احمدیہ ایک مادرِ مہربان کی طرح تمہارا انتظار کر رہی ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کے زیر اہتمام چھٹی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۷ تا ۱۲ جولائی ۱۹۶۳ء بمقام مسجد نور مری روڈ راولپنڈی منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ مکرم ومحترم حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ازراہ نوازش اس تربیتی کلاس کا افتتاح کرنا قبول فرمایا ہے۔ نیز محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس کلاس کی اختتامی تقریب میں شمولیت فرماویں گے۔ تعلیم وتربیت کا یہ ایک نادر موقع ہے۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کی خدمت میں خصوصاً اور بیرون اضلاع قائدین کرام سے عموماً درخواست ہے کہ اس کلاس میں زیادہ سے زیادہ نمائندگان بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ کلاس کا پروگرام عنقریب بھجوا دیا جائے گا۔ مجالس اپنے نمائندگان کی تعداد سے قبل از وقت اطلاع دیں تا انتظامات میں سہولت رہے۔ قیام وطعام کا بندوبست مجلس کے ذمہ ہوگا۔

خاکسار مبارک احمد
قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی

موجودہ عیسائیت کا تعارف

اصلی مسیحیت اور موجودہ مسیحیت میں دس اختلافی مسائل و عقائد

— محترم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب —

۲

حضرت مسیح کے رشتہ داروں کا رویہ

حضرت مسیح کی مخالفت کا یہاں تک اثر تھا کہ عام یہود کے علاوہ ان کے اپنے رشتہ دار بھی از روئے اناجیل ان سے برگشتہ نظر آتے ہیں لکھا ہے۔

(ا) "جب اس کے عزیزوں نے یہ سنا تو اسے پکڑنے کو نکلے۔ کیونکہ وہ کہتے تھے کہ وہ بے خود ہے۔" (مرقس ۳/۲۱)

(ب) "وہ دیوانہ ہے تم اس کی کیوں سنتے ہو۔" (یوحنا ۱۰/۲۰)

یہودیوں کے ایذا رسانی کے طریقے

یہودی قوم مختلف حیلوں کے ذریعہ سے حضرت مسیح کو ہلاک کرنا چاہتی تھی کبھی انہیں پتھراؤ کرنا چاہتے تھے لکھا ہے۔

"انہوں نے اس کے مارنے کو پتھر اٹھائے۔ مگر یسوع چھپ کر ہیکل سے نکل گیا۔" (یوحنا ۸/۵۹)

اور کبھی انہیں نشان طلبی کے ذریعہ سے عوام میں حقیر اور ذلیل کرنا چاہتے تھے لکھا ہے۔ کہ یہودی علماء نے کہا۔

"اے استاد! ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں اس نے جواب دے کر ان سے کہا کہ اس زمانہ کے برے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یونس نبی کے نشان کے سوا اور کوئی نشان ان کو نہ دیا جائے گا۔" (متی ۱۲/۳۸-۳۹)

کبھی یہودی حضرت مسیح پر ان کی زندگی کے بارے میں معترض ہوتے تھے اور ان کے کھانے پینے کے بارہ میں تنقید کرتے تھے اسی سلسلہ میں آپ نے فرمایا تھا:۔

"یوحنا نہ کھاتا آیا نہ پیتا اور وہ کہتے ہیں کہ اس میں بدروح ہے۔ ابن آدم کھاتا پیتا آیا اور وہ کہتے ہیں 'دیکھو کھاؤ' اور شرابی آدمی محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا یار۔ مگر حکمت اپنے کاموں سے راست ثابت ہوئی۔" (متی ۱۱/۱۸-۱۹)

اور کبھی یہودی حضرت مسیح علیہ السلام کے خلاف جاسوسی کرتے تھے اور رومی حکومت کے پاس شکایات پہنچاتے تھے جن سے ان کی غرض حضرت مسیح کو ہلاک کرنا تھی لکھا ہے

"وہ اس کی تاک میں لگے اور جاسوس بھیجے کہ راستباز بن کر اس کی کوئی بات پکڑیں تاکہ اس کو حاکم کے قبضہ اور اختیار میں دے دیں۔" (لوقا ۲۰/۲۰)

دوسری جگہ لکھا ہے۔

"(مسیح) یہودیہ میں پھرنا نہ چاہتا تھا اس لئے کہ یہودی اس کے قتل کی کوشش میں تھے۔" (یوحنا ۷/۱)

ان سارے حالات میں حضرت مسیح علیہ السلام نے نہایت ثابت قدمی، پوری جرأت اور انبیاء کے طریق پر حکمت عملی سے کام لے کر اپنے مشن کو جاری رکھا۔ آپ اس بات سے بے دل نہ ہوئے کہ ان کے وطن کے لوگ ان کی اپنی قوم اور رشتہ دار انہیں قبول نہیں کر رہے۔ آپ نے اس ابتدائی عدم قبولیت کا ذکر کرتے ہوئے اعلان فرمایا:۔

(ا) "نبی اپنے وطن اپنے رشتہ داروں اور اپنے گھر کے سوا کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔" (مرقس ۶/۴)

(ب) "نبی اپنے وطن اور گھر کے سوا کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔" (متی ۱۳/۵۷)

حضرت مریم کا ذکر انجیل اور قرآن میں

انجیل میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح سے جب یہ کہا گیا "دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں اور تجھ سے باتیں کرنی چاہتے ہیں" تو حضرت مسیح نے اس خبر دینے والے سے کہا۔

"کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی اور اپنے شاگردوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا۔ دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں۔ کیونکہ جو کوئی میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلے وہی میرا بھائی اور بہن اور ماں ہے" (متی ۱۲/۴۸-۵۰)

یوحنا انجیل نویس لکھتے ہیں کہ ایک موقعہ پر آپ نے اپنی والدہ ماجدہ سے یوں خطاب کیا تھا۔

"اے عورت! مجھے تجھ سے کیا کام ہے ابھی میرا وقت نہیں آیا۔" (یوحنا ۲/۴)

معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں حضرت مریمؑ کو صدیقہ انجیل کے ان بیانات کی تردید کے لئے ہی قرار دیا گیا ہے نیز اسی جگہ ان کے دوسرے کمالات کا تذکرہ بھی ہوا ہے۔

حضرت مسیح کی دعائیں اور ان کے ثمرات

ان عبارتوں سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح اوائل میں اپنی قوم اور رشتہ داروں میں قبول نہیں کئے گئے۔ بلکہ انہیں ہر طرف سے سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ یہودیوں کے اعتراضوں کے جواب بھی دیتے تھے، دن رات تبلیغ بھی کرتے تھے۔ مگر آپ کا اصل سہارا اور آپ کا اصل ہتھیار نبیوں کے طریق پر یہی تھا کہ آپ ہر مشکل کے وقت اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے تھے اور اس کے آستانہ پر جھکتے تھے چنانچہ لکھا ہے۔

(ا) "خدا سے دعا مانگنے میں ساری رات گزاری" (لوقا ۶/۱۲)

(ب) "وہ تنہائی میں دعا مانگ رہا تھا" (لوقا ۹/۱۸)

(ج) وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو کر اور بھی دلسوزی سے دعا مانگنے لگا اور اس کا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔" (لوقا ۲۲/۴۴)

(د) "لوگوں کو رخصت کر کے علیحدہ دعا مانگنے کے لئے پہاڑ پر چڑھ گیا۔" (متی ۱۴/۲۳)

ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی کی ان دردمندانہ دعاؤں کو ضائع نہیں کر سکتا تھا۔ یہ دعائیں رنگ لائیں اور شدید مخالفت کے باوجود کچھ غریب کمزور اور دنیا کی نظروں میں حقیر لوگ حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے۔ اور ایک جماعت آپ کے گرد جمع ہو گئی۔ آپ نے ان کی نہایت اچھے طریق پر تربیت فرمائی۔ اگرچہ اناجیل حواریوں کی زندگی کا کوئی اچھا نمونہ پیش نہیں کرتیں۔ مگر قرآن مجید نے ان کی صحیح تصویر کا ذکر کرتے ہوئے ان کی تعریف فرمائی ہے۔

ہمارے اوپر کے بیان سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ حضرت مسیح کا مشن اسرائیلی نبیوں میں سے ایک نبی کا مشن تھا۔ وہ توحید کے علمبردار تھے۔ اور یہودی قوم کی روحانی اور اخلاقی اصلاح ان کا مقصد تھا۔ انہوں نے زندگی بھر سخت تکالیف اٹھا کر اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کو جمع کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اور جہاں تک ان کے بس میں تھا انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔

حضرت مسیح کی توحید کی تعلیم

آپ نے یہود کو رسالت پر ایمان لانے کی دعوت دی تھی اور کہا تھا کہ ہمیشہ کی زندگی پانے کا یہ طریق ہے کہ یہودی اللہ تعالیٰ کی توحید کے ساتھ میری رسالت پر بھی ایمان لائیں۔ آپ نے خدائے واحد کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔

"ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔" (یوحنا ۱۷/۳)

حضرت مسیح کی توحید کی واضح تعلیم کے باوجود یہودی ان پر گرفت کرنا چاہتے تھے۔ بائیبل کے عام محاورہ کے مطابق خدا کے قرب کو ظاہر کرنے کے لئے حضرت مسیح کبھی کبھی اپنے لئے ابن اللہ کا لفظ بھی استعمال کر لیتے تھے۔ اکثر اور بیشتر آپ ابن آدم کا لفظ ہی استعمال فرماتے تھے۔ یہودی چونکہ آپ کی تاک میں تھے۔ اس لئے ایک عام مجمع میں مسیح نے مجازی فقرہ استعمال کیا تو یہود نے انہیں سنگسار کرنے کی کوشش کی۔ لکھا ہے۔

"یہودیوں نے اسے سنگسار کرنے کے لئے پھر پتھر اٹھائے۔ یسوع نے انہیں جواب دیا کہ میں نے تم کو باپ کی طرف سے بہتیرے اچھے کام دکھائے ہیں۔ ان میں سے کس کام کے سبب مجھے سنگسار کرتے ہو۔ یہودیوں نے اسے جواب دیا کہ اچھے کام کے سبب نہیں بلکہ کفر کے سبب تجھے سنگسار کرتے ہیں اور اس لئے کہ تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے یسوع نے انہیں جواب دیا کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا تم خدا ہو۔ جب کہ اس نے انہیں خدا کہا جن کے پاس خدا کا کلام آیا اور کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں آیا تم اس شخص سے جسے باپ نے مقدس کر کے دنیا میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے۔ اس لئے کہ میں نے کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔" (یوحنا ۱۰/۳۱-۳۶)

اس اقتباس سے عیاں ہے کہ حضرت مسیح نے اس پہلو سے بھی یہود کا منہ بند کر دیا تھا اور ان پر اتمام حجت کر دی تھی۔ انہوں نے

واضح فرما دیا تھا کہ جب تورات اور دوسرے صحیفوں میں مجھ سے پہلے آنے والے نبیوں کو خدا کہا گیا ہے تو تم مجھ پر صرف اس کہنے سے کہ میں خدا کا بیٹا ہوں پتھر برسانے میں حق بجانب نہیں ہو۔ یعنی میرے لئے خدا کا بیٹا کا لفظ انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے جن معنوں میں سابق انبیاء کے لئے خدا کا لفظ استعمال کیا گیا تھا انجیل میں لکھا ہے کہ یہودی حضرت مسیحؑ کے اس جواب پر بالکل لاجواب ہو گئے۔

یہود سے آسمانی بادشاہت چھینے جانے کا بیان

یہودیوں کی ناراضگی اور مخالفت کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ حضرت مسیحؑ نے اس پیشگوئی پر خاص طور پر زور دیا تھا کہ اب آئندہ جو موعود آئے گا وہ بنی اسرائیل میں سے نہیں ہو گا۔ آپ نے انگوری باغ کی تمثیل کو بیان کرنے کے بعد آخر میں یہود سے فرمایا تھا:۔

"اس لئے مَیں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائیگی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائے گی اور جو اس پتھر پر گرے گا اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے مگر جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا۔" (متی ۲۱/۴۲-۴۴)

یہودی علماء خوب سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح کا اشارہ کس طرف ہے اس لئے وہ مسیح کو ہلاک کرنا چاہتے تھے۔ لوقا کی انجیل میں اسی تمثیل کے آخر میں لکھا ہے کہ مسیح نے فرمایا:۔

"وہ (باغ کا مالک) آکر ان باغبانوں کو ہلاک کرے گا اور باغ اوروں کو دے دیگا۔ انہوں نے یہ سن کر کہا خدا نہ کرے۔ اس نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔ پھر یہ کیا لکھا ہے کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا؟"

(لوقا ۲۰/۱۶-۱۷)

جب یہود پر یہ بات عیاں ہو گئی کہ حضرت مسیح باغ کے مالک کے آنے کی خبر دے رہے ہیں اور دوسری قوم (بنی اسماعیل) کو خدا کی بادشاہت دیئے جانے کا اعلان کر رہے ہیں تو وہ اور بھی جزبز ہوئے اور حضرت مسیح کا سختی سے مقابلہ کرنے لگے۔

تمام سچائی کے علمبردار نبی کی پیشگوئی

اس جگہ حضرت مسیحؑ کی اس پیشگوئی کا ذکر کرنا بھی مناسب ہے جو آپ نے بطور وصیت حواریوں سے بیان فرمائی تھی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔" (یوحنا ۱۶/۱۲-۱۳)

حضرات! حضرت مسیح کے مشن، آپ کے نصب العین اور آپ کی تحریک کا یہ وہ تعارف اور تصور ہے جو خود اناجیل سے ماخوذ ہے اس سے واضح ہے کہ حضرت مسیح محض ایک نبی تھے وہ باقی انبیاء کی طرح توحید کے منادی تھے توریت کی طرف دعوت دینے کے لئے آئے تھے، کوئی نئی اور مستقل شریعت نہ لائے تھے، یہودیوں کی اصلاح کرنا ان کا مقصد تھا۔ انہیں حقیقی عبادت سے روشناس کرانا ان کا مدعا تھا۔ قوم کی مخالفت کے دور کرنے اور دینِ حق کی اشاعت کے لئے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی اور زاری سے دعائیں کیا کرتے تھے انہوں نے اپنے مشن یعنی توحید کی منادی کے راستہ میں ہر قسم کی اذیت برداشت کی۔ انہوں نے یہود کو خبردار کیا کہ عنقریب ایک نئی اور دائمی آسمانی بادشاہت قائم ہونے والی ہے میں اس کی طرف دعوت دینے کے لئے آیا ہوں اور آنے والے موعود رسول کے لئے بطور مبشر کے ہوں۔ مَیں اگر بیٹے کی حیثیت رکھتا ہوں تو آنے والا موعود باپ کے مقام پر کھڑا ہے۔ مَیں اگر باغ کا نگران ہوں تو وہ باغ کا مالک ہے۔ حضرت مسیحؑ نے آنے والے روحِ حق کو "تمام سچائی" کا علمبردار قرار دیا ہے یعنی اس کی شریعت کامل اور عالمگیر ہو گی۔ حضرت مسیح زندگی بھر فلسطین اور فلسطین کے باہر اسرائیل کے گھرانے کی گمشدہ بھیڑوں کو راہِ حق پر لانے کی جدوجہد کرتے رہے اور الٰہی نوشتوں کے مطابق کامران وکامیاب ہو کر اس دنیا سے رخصت ہوئے ان کے دشمن انہیں فلسطین میں ہلاک کرنا چاہتے تھے لیکن اس طرح ان کا مشن ناتمام رہتا اور وہ ناکام قرار پاتے۔ یہودی انہیں صلیب پر مار کر استثناء کی کتاب کے مطابق لعنتی ثابت کرنا چاہتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا وعدہ فرمایا تھا اس لئے حضرت مسیحؑ نے سنتِ انبیاء کے مطابق اپنے دشمنوں کے ہاتھوں دکھ تو اٹھایا مگر وہ صلیب پر مارے نہیں گئے بلکہ یونس نبی کی مانند زندہ رہ کر اور ایک لمبی زندگی پا کر اپنے مشن میں کامیاب وکامران ہوئے۔

(باقی)

شذرات

شیخ خورشید احمد

عیسائی احمدیہ لٹریچر سے کیوں خائف ہیں؟

یوں تو عیسائیوں کی یہ خواہش اور کوشش ہے کہ عیسائیت کے خلاف کسی قسم کا بھی اسلامی لٹریچر زیادہ پھیلنے نہ پائے لیکن جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے تو وہ بالخصوص بہت خائف رہتے ہیں ــــ اسکی وجہ یہ ہے کہ احمدیہ لٹریچر ان کے بنیادی عقائد کی مکمل بیخ کنی کرتا ہے اور جماعتِ احمدیہ کے پیش کردہ نظریات ان کے پھیلائے ہوئے زہر کے لئے تریاق کا کام کرتے ہیں۔ چنانچہ انٹر یونیورسٹی فیلوشپ آف لنڈن کے سیکرٹری جنرل Mr. Cilitodon نے لنڈن کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے برملا اس امر کا اظہار کیا کہ:۔

"اگر مسیح کی وفات کے متعلق جماعتِ احمدیہ کا نظریہ درست ہے تو پھر عیسائیت باقی نہیں رہ سکتی۔ اگر فی الواقع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوا تو پھر عیسائیت کی ساری بنیاد ہی ختم ہو کر رہ جاتی ہے اور ایسی صورت میں عیسائیت کی تمام عمارت کا زمین پر آ رہنا یقینی ہے۔"

(الفضل ۲۷ نومبر ۱۹۵۶ء)

اس اقتباس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ احمدیہ لٹریچر عیسائیت کے استیصال کے لئے کتنی اہمیت رکھتا ہے۔

فرقہ وارانہ فسادات کو کس طرح روکا جا سکتا ہے؟

یہ ملک وملت کی انتہائی بدقسمتی ہے کہ اس دفعہ محرم کے ایام میں متعدد مقامات پر خود مسلمانوں ہی کے درمیان خونریز فسادات رونما ہوئے۔ درحقیقت اگر ایک بار بعض شرپسند عناصر کو ملک میں رہنے والے مختلف طبقات کے خلاف نفرت اور اشتعال انگیزی پھیلانے کی کھلی چھٹی دے دی جائے تو اس کا لازمی نتیجہ وہی ہوتا ہے جو آج نمودار ہو رہا ہے۔ کاش آج سے بہت عرصہ قبل اس خطرہ کو بھانپ لیا جاتا! اس موقع پر قریباً سبھی ملکی اخبارات وجرائد نے ان فسادات کی شدید مذمت کی ہے مگر ظاہر ہے کہ محض مذمت کرنے سے یا سرکاری طور پر تحقیقات کرنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا جب تک ان وجوہ اور بواعث کو نہ روکا جائے جن کے نتیجہ میں یہ فسادات نمودار ہوئے۔

ہمارے نزدیک مسلمانوں کی اس خانہ جنگی کی اصل ذمہ داری ان اصحاب پر عاید ہوتی ہے جو اپنا زور خطابت اپنے مسلک کی برتری اور خوبی واضح کرنے کے بجائے دوسرے مسلمان فرقوں کے عقائد پر تنقید کرنے اور ان کے عیب نکالنے پر صرف کرتے ہیں۔ فرقہ وارانہ مناقشات ہرگز بند نہیں ہو سکتے جب تک کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی تحریر فرمودہ اس تجویز پر عمل نہیں کیا جائے گا کہ:۔

"اس طریق بحث کو قطعاً مسدود کر دیا جائے کہ کوئی فریق دوسرے کے عقیدہ اور مذہب پر حملہ کرے یا کسی قسم کی نکتہ چینی سے فریق مخالف کو ایذا پہنچائے۔ ہر ایک فریق اپنی کل تحریروں اور تقریروں کو اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے تک محدود رکھے اور دوسرے فرقوں کے عقائد اور ان کے حسن وقبح کا ذکر نہ کرے۔"

(الحکم قادیان ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۸ء)

کیا حکومت اور ملک وملت کے دیگر بہی خواہ اس تجویز پر غور کریں گے؟

جنگ اور جہاد کا فرق

مندرجہ بالا عنوان کے تحت ہفت روزہ چٹان (۲۹ اپریل) میں علامہ اقبال کا ایک مکتوب بنام ظفر احمد صدیقی شائع ہوا ہے اس مکتوب کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:۔

"قرآن کی تعلیم کی رو سے۔۔۔۔۔
اس صورت میں جبکہ مسلمانوں پر ظلم کیا جائے اور انکو گھروں سے نکالا جائے مسلمانوں کو تلوار اٹھانے کی اجازت ہے۔ (ربنا حکم) ـــ جوع الارض کی تسکین کے لئے جنگ کرنا حرام ہے علیٰ ہذا القیاس دین کی اشاعت کے لئے تلوار اٹھانا بھی حرام ہے۔"

(چٹان ۲۹ اپریل ۶۳ء)

کیا بعینہٖ یہی وہ مسلک نہیں ہے جسے اس زمانہ کے مامور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے جہاد کے متعلق صحیح اسلامی نظریہ کے طور پر پیش کیا اور فرمایا:
ع
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

محترم چوہدری مولاداد خانصاحب مرحوم

(مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب لاہور چھاؤنی)

میرے والد بزرگوار چوہدری مولاداد خانصاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مسیح پاک علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کے بیان فرمودہ چند واقعات درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

آپ فرماتے تھے۔ "مجھے حضور علیہ السلام کے دعوے مسیحیت و مہدویت کا کوئی علم نہ تھا اور نہ ہی میرے کانوں میں یہ آواز پڑی تھی اس زمانہ میں مجھے خواب آیا۔ جس کا بیداری پر مجھ پہ گہرا اثر تھا اور طبیعت بہت مضطرب تھی۔ میں نے دیکھا کہ ایک وادی میں کھڑا ہوں اور جانب مشرق ایک سلسلہ کوہ چل رہا ہے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت ہی خوبصورت بڑا سا پرندہ ہے جس کے بال رنگ برنگے اور چمکیلے ہیں جس کی گردن لمبی ہے۔ مشرق کی جانب سے پرواز کر کے مغرب کی جانب جا رہا ہے۔ دوران پرواز مسلسل طور پر وہ خوبصورت پرندہ فرفار کی طرح آواز نکال رہا ہے جو کہ بہت سریلی ہے اور میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ آواز سب لوگ سن رہے ہیں وہ پہاڑ کے ساتھ ساتھ پرواز کر رہا ہے اور اس کے متوازی اُسی سلسلہ کوہ پر ایک ریچھ سیاہ رنگ کا بھاگ رہا ہے اور نہایت بھاگ کر بیہودہ آواز نکال کر شور ڈال رہا ہے اور بھاگتا جا رہا ہے یہ دیکھکر میں بیدار ہو گیا"

آپ فرماتے تھے کہ نفخ صور انبیاء کی آمد ہوتی ہے۔ جس کے بعد مردے زندہ ہو کر خدا کی طرف بھاگنے لگ جاتے ہیں اور ریچھ جو کہ شور ڈال رہا ہے شیطان تھا۔ جو نبی کی آواز کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل تھا کہ جس نے مجھے مطلع فرمایا کہ ہمارا فرستادہ آچکا ہے آپ جب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر فرماتے۔ بیتاب ہو جاتے تھے۔ اور اکثر آبدیدہ ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھے علم ہوتا کہ حضور اسقدر جلد ہم سے جدا ہو جائیں گے تو میں ملازمت چھوڑ کر آپ کے قدموں میں دھونی رما کر بیٹھ جاتا ؎

آئے بھی اور آکے چلے بھی گئے وہ آہ
ایام سعد اُن کے بسرعت گزر گئے

آپ فرماتے تھے کہ مجھے جب بھی موقع ملتا آپ کی زیارت کے لئے قادیان جاتا جلا جاتا سے بھی ملاقات ہوتی۔ مگر میں جب بھی خواجہ کمال دین صاحب مرحوم اور مولوی محمد علی صاحب مرحوم سے ملتا تو دل میں قبض محسوس کرتا اور ہمیشہ یہ سوچ کر کہ المومن مرآۃ المومن اپنے آپ کو قصور وار گردانتا اور دل میں کہتا کہ یہ بزرگ تو سلسلہ کی بڑی خدمت کر رہے ہیں مجھ ہی میں کوئی خامی ہے جو میرا دل ان سے مل کر قبض محسوس کرتا ہے۔ اس لئے میں استغفار کرتا۔ یہ سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت تک چلتا رہا تا آنکہ ان کی اصل پوزیشن سامنے آگئی۔ اور مجھے خوشی ہوئی میرا آئینہ صاف تھا جس میں ان کا صحیح عکس مجھے نظر آتا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کا اعلان ہوا تو میں اس وقت قادیان سے باہر تھا۔ چنانچہ میں رخصت لے کر قادیان حضور کی بیعت کرنے کے لئے روانہ ہوا تو راستہ میں مجھے بار بار خیال آیا کہ میاں صاحب تو ابھی بچے ہیں اتنا بڑا جماعت کا بوجھ کس طرح اٹھائیں گے۔ چنانچہ قادیان پہنچکر حضور کی خدمت میں بغرض بیعت حاضر ہوا فرماتے تھے۔ جب میں نے حضور سے معانقہ کیا تو مجھ پر حضور کا اس قدر رعب طاری ہوا کہ میں سوائے اس کے کچھ نہ کر سکا حضور میری بیعت لے لیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مجھ سے بہت سے سوالات کرتے رہے مگر مجھے ان میں سے ایک بھی یاد نہیں اور نہ ہی مجھے یہ یاد ہے کہ میں نے کیا جواب دیا۔ میرے دل میں اس وقت حضور کی خلافت سے قبل کا نقشہ تھا۔ مگر وہاں تو دنیا ہی بدلی ہوئی تھی اکثر دفعہ فرماتے کہ اس مبارک وجود کے ساتھ بہت سی برکات وابستہ ہیں۔ اور یاد رکھو تم خوش قسمت ہو کہ تم نے ان کا زمانہ پایا ہے۔

والد بزرگوار کی بدولت سارچور میں جماعت احمدیہ کا قیام ہوا اور شجر احمدیت کی یہ شاخ پوری طرح بابرگ و بار ہوئی آپ کی طبیعت میں اصلاح و ارشاد کا ایک خاص جوش تھا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ احباب جماعت کی تربیت کا خاص اہتمام فرماتے۔ اور ہر ایک کے دکھ سکھ میں پوری طرح شریک ہوتے۔ تہجد کی نماز باقاعدگی سے ادا فرماتے اور قرآنی ادعیہ بلند آواز سے نہایت سوز کے ساتھ تلاوت فرماتے۔ حضور کی ہر ایک تحریک پر خندہ پیشانی سے لبیک کہتے اور اکثر دفعہ دوبار چندہ بھجوا دیتے اور فرماتے سلسلہ کی بہت ضروریات ہیں ہمارا گزر تو ہو ہی جاتا ہے۔ آپ کی شہادت کے بعد جو ۱۹۴۷ء کے فسادات میں بمقام ونجواں قادیان آستہ ہوئی ہوئی۔ میں نے لاہور آکر دفتر وصیت سے ان کا حساب نکلوایا تاکہ اگر ان کے ذمہ کوئی بقایا ہو تو میں ادا کر دوں دفاتر اس وقت جودھامل بلڈنگ میں تھے استاذی المکرم جناب مولوی عطا محمد صاحب نے سارا حساب کر کے مجھے فرمایا کہ ان کے ذمہ کوئی بقایا نہیں بلکہ کچھ فاضل رقم ہے درحقیقت یہ وہ سعید لوگ تھے جن کے متعلق حضور نے فرمایا تھا

"جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار"

یہ لوگ حضور کے قدموں میں حاضر ہو گئے۔ انھوں نے اس زمانہ کے نور کو دیکھا اور جاھدوا فی سبیل اللّٰہ باموالکم وانفسکم کے فرمان خداوندی پر نہایت ثبات سے گامزن ہوئے حتیٰ کہ وہ خدا کو پیارے ہو گئے اب یہ لوگ خدا کی مشیت کے تحت آہستہ آہستہ ہم سے جدا ہو رہے ہیں اور منھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر کا نظارہ ہے احباب کو چاہیئے کہ صحابہ کے وجود کو غنیمت جانیں اور ان کی صحبت سے جس قدر بھی ممکن ہو سکے استفادہ کریں۔ اس نور کو دیکھنے والی آنکھیں پھر ان کے بعد کہاں سے میسر آئیں گی؟

درخواست ہائے دعا

مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل مربی سلسلہ مقیم چکوال ضلع جہلم کو اللہ تعالےٰ نے بچی عطا فرمائی ہے جس کا نام نعیمہ خالدہ تجویز ہوا ہے جو مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی نواسی ہے نومولودہ اور اس کی والدہ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ان کی صحت کمزور ہے مربی صاحب موصوف کئی جہتوں سے احباب جماعت کی خاص دعاؤں کے مستحق ہیں اس لئے ان چند سطور کے ذریعہ قارئین کرام سے نومولودہ اور اس کی والدہ کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۲۔ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں احباب کی خدمت میں ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید مبارک احمد سرور اصلاح وارشاد ربوہ)

۳۔ میرے دوست برکت علی صاحب جو کہ مخلص احمدی ہیں محمود آباد سٹیٹ میں رہائش پذیر ہیں عرصہ ڈیڑھ ماہ سے ٹانگوں میں درد کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں احباب جماعت سے کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار منیر احمد ناصر چونگی محرر۔ ربوہ)

۴۔ میرے برادر بزرگ ڈاکٹر ظفر حسن صاحب شدید بیمار ہیں یرقان اور نمونیا کی شکایت ہے حالت بہت تشویشناک ہے صحابی اور موصی ہیں۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ اور درویشان قادیان ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔ ملک محمد فقیر اللہ خاں سابق ڈپٹی انسپکٹر سکولز محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

۵۔ پسرم عزیز احمد ملک انجنیئرنگ یونیورسٹی سے فسٹ پروفیشنل بی ایس ARCHITECTURES کا امتحان دے رہا ہے۔ جملہ احمدی احباب اور درویشان قادیان دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ امتحان میں نمایاں کامیابی عطا کرے۔ آمین (ولے کے ملک اچھرہ۔ لاہور)

۶۔ خاکسار کے بڑے بھائی نے اس سال بی۔ اے فائنل کا امتحان دیا ہوا ہے اور خاکسار خود بی۔ اے سال اول کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم دونوں بھائیوں کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(حمید احمد دنیس برادر خورد پروفیسر ظفر احمد دنیس ربوہ)

وفات

نہایت افسوس سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چوہدری منگو جنہوں نے فتنہ احرار کے دنوں میں سلسلہ کی جائداد کی حفاظت کے لئے قابل قدر خدمات انجام دی تھیں ۶۳-۶-۵ کو بوقت صبح اس دار فانی سے رحلت فرما گئے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون آپ نے ایک لڑکا اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں ان کی بیوی بھی سلسلہ کی بڑی خدمت گزار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں پناہ دیوے اور درجات بلند فرمائے (عطاء الٰہی محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ مکرم چوہدری دلیر احمد صاحب احمدی مینیجر مدرسہ احمدیہ چک ۹ شمالی سرگودھا مورخہ ۶۳-۶-۱۶ کو وفات پا گئے۔ مرحوم دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ غرباء کی مدد کرتے تھے تین لڑکے اور تین لڑکیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کے درجات کی بلندی اور قرب الٰہی کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اہل خانہ اور دیگر عزیز افراد کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ (آمین)

(خاکسار خلیل احمد خالد معلم وقف جدید چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا)

نتیجہ امتحان کمیشن برائے محرران صدر انجمن احمدیہ

(۱- امتحان منعقدہ جون ۱۹۶۳ء میں مندرجہ ذیل امیدواران کامیاب ہوئے

رول نمبر	نام	ولدیت
۶	بشیر احمد عارف	علی بخش صاحب
۸	محمد داؤد خان	مولوی نذیر احمد خان صاحب
۱۴	قاضی حبیب الرحمان صاحب	قاضی عطاء الرحمان صاحب
۱۷	نصیر احمد طارق	مولوی نواب الدین صاحب
۱۸	منظور احمد	خواجہ فقیر محمد صاحب
۲۳	محمد الطاف خان	مولوی محمد شہزادہ خان صاحب
۲۶	شمس النساء	کلرک جامعہ نصرت
۲۹	غلام رسول مہر	صدر الدین صاحب
۳۲	طاہر احمد قریشی	قریشی محمد افضل صاحب
۳۴	عزیز احمد	عمر دین صاحب
۳۵	عبد الماجد	عبد الحمید صاحب
۳۸	محمد صادق ضیاء	محمد عالم صاحب
۴۱	مبارک احمد قاضی	قاضی عبد الوحید صاحب
۴۲	خالد لطیف اختر	حکیم محمد لطیف صاحب
۴۵	مبارک احمد	سراج الدین صاحب
۴۷	صفی اللہ خان	عطاء اللہ خان صاحب
۵۷	عطاء اللہ خان	رحیم بخش صاحب
۵۸	مرزا ظفر احمد	مرزا محمد حسین صاحب
۶۵	محمد مستقیم	شیخ محمد عبد اللہ صاحب
۶۶	عبد الرب خان	مولوی عبد المنان خان صاحب
۷۳	محمد حیات جوئیہ	رائے غلام محمد صاحب
۸۰	صفی الدین قمر	مولوی قمر الدین صاحب
۸۲	منصور احمد	فیض محمد صاحب
۹۱	لطیف خالد	محمد حسین صاحب
۹۲	محمد صدیق	محمد اسماعیل صاحب
۹۵	محمد رفیع	چوہدری لعل خان صاحب
۹۸	محمد منظور صادق	خواجہ غلام احمد صاحب
۹۹	غلام رسول	غلام حیدر صاحب
۱۰۰	محمد یونس خان	محمد سرور خان صاحب
۱۰۱	احسان الرحمان	چوہدری علی اکبر صاحب
۱۰۶	منصور احمد	ملک غلام رسول صاحب
۱۰۹	عنایت اللہ	رائے غلام محمد صاحب
۱۱۱	محمد صدیق	محمد علی صاحب
۱۲۱	رشید احمد ضیاء	محمد حسین صاحب
۱۲۲	ضیاء اللہ	جہان خان صاحب
۱۲۷	صفی الدین	رشید الدین صاحب
۱۲۸	منیر الحق	(میاں) عبد الحق صاحب رامہ
۱۳۰	مرزا نفیس احمد	مرزا لطیف احمد صاحب
۱۳۳	محمد سعید باجوہ	چوہدری عبد العزیز صاحب
۱۳۴	انس احمد مبشر	منظور احمد صاحب
۱۳۵	رانا محمد خالد	چوہدری عزیز احمد صاحب
۱۳۷	عباس علی شاہ	مہر علی شاہ صاحب
۱۳۹	ریاض احمد باجوہ	چو اللہ دتہ صاحب
۱۴۵	محمد یونس	محمد یوسف صاحب

اعلان داخلہ

برائے سپلیمنٹری امتحان میٹرک بابت سال ۱۹۶۳ء

نصرت ہائیر سیکنڈری سکول کی مندرجہ ذیل طالبات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے میٹرک کے سالانہ امتحان میں حسب ذیل مضامین میں کمپارٹمنٹ حاصل کی ہے اور میٹرک کے سپلیمنٹری امتحان کے داخلہ کی آخری تاریخ ۲۷ جون ہے۔ لہٰذا وہ اپنے داخلہ کی تمام رقوم جلد از جلد دفتر ہذا میں جمع کرا دیں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں:-

نمبر شمار	نام طالبات	رول نمبر	کمپارٹمنٹ متعلقہ مضمون
(۱)	طیبہ بیگم	۳۳۶۷۲	سوشل سٹیڈیز۔ جنرل سائنس
(۲)	نصیرہ طاہرہ	۳۳۶۷۳	جنرل میتھ
(۳)	آمنۃ الحکیم شریف	۳۳۶۸۵	جنرل میتھ
(۴)	صفیۃ النساء	۳۳۶۸۷	جنرل میتھ
(۵)	رشید تسنیم	۳۳۷۰۰	جنرل میتھ
(۶)	نسیم اختر	۳۳۷۱۶	انگلش
(۷)	امۃ المالک	۳۳۷۱۵	انگلش
(۸)	طاہرہ نسرین	۳۳۷۰۶	جنرل میتھ
(۹)	رفیقہ	۳۳۷۰۴	انگلش۔ جنرل سائنس
(۱۰)	بشریٰ بیگم	۳۳۷۱۰	انگلش جنرل سائنس

(پرنسپل)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۳ جون کو بعد نماز مغرب عزیزم محمد جمیل صاحب انور ابن حوالدار محمد شفیع صاحب ساکن ربوہ کا نکاح عزیزہ نسیمہ منورہ بنت چوہدری چراغ الدین صاحب ساکن سانگلہ ہل کے ساتھ بعوض پندرہ سو روپیہ مہر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(ماسٹر) عطا محمد۔ دار الرحمت وسطی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- میری بھانجی عذرا بیگم عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار شیخ علی اکبر منیاری فروش تحصیل شکر گڑھ خاص ضلع سیالکوٹ)

۲- خاکسار کی تائی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر سراج الدین صاحب عباسی آف بھکر شدید بیمار ہیں۔ بزرگان جماعت شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (بشیر الدین عباسی سیکرٹری مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی

۳- خاکسار آجکل ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ احباب کرام میری بریت کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (خاکسار محمد سلیم خان لیہ ضلع مظفر گڑھ)

۴- بندہ نے امسال درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ کا امتحان دیا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے (قریشی مبارک احمد درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

۵- ملک عبد الرحمٰن صاحب آف کوئٹہ پچھلے چند روز سے پریشانی میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ مولا کریم محترم ملک صاحب کی پریشانی کو جلد دور فرمائے۔ آمین (سید تنویر احمد شاہد ربوہ)

۲ نوٹ:- (ب) مندرجہ ذیل امیدواروں کا نتیجہ بعد میں شائع کیا جائے گا۔ کیونکہ انہوں نے ابھی تک میٹرک پاس کے اصل سرٹیفکیٹ پیش نہیں کئے۔

۴۴	اکبر علی	ذوالب الدین صاحب
۶۷	ملک عبد الرشید صاحب	ملک عبد الرحمٰن صاحب
۶۸	بشیر احمد سیفی	حاجی قادر بخش صاحب
۱۴۰	چوہدری عبد الرحمان	چوہدری حاجی اللہ بخش صاحب
۱۴۱	مبارک احمد سلیم	چوہدری غلام حیدر صاحب

ناظر بیت المال (سیکرٹری کمیشن)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے۔

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے پانچ روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی معہ ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۲۰۱۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب دارالبرکات ربوہ ۰۰ — ۵ روپے
۲۰۲۔ " ملک محمد عبد اللہ صاحب بذریعہ مکرم ابوالمنیر نورالحق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ۰۰ — ۱۰ "
۲۰۳۔ احباب جماعت احمدیہ حلقہ سول لائن لاہور بذریعہ مکرم چوہدری نور احمد خاں صاحب ۵۰ — ۱۲ "
۲۰۴۔ مکرم ڈاکٹر غلام رسول صاحب حلقہ سول لائن لاہور ۰۰ — ۱۵ "
۲۰۵۔ " محمد ولی صاحب " " ۰۰ — ۳۰ "
۲۰۶۔ " صوبیدار عبد الحمید صاحب ملتان ۰۰ — ۵ "
۲۰۷۔ احباب جماعت احمدیہ حلقہ سلطان پورہ لاہور بذریعہ مکرم محمد شریف صاحب ۰۰ — ۳۷ "
۲۰۸۔ " " گھوگھیاٹ میانی ضلع سرگودھا بذریعہ مکرم میر محمد جمیل الرحمن صاحب ۰ — ۲۳ "
۲۰۹۔ مکرم مرزا محمد شفیع صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ ۰۰ — ۲۰ "
۲۱۰۔ " میاں چراغ الدین صاحب قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ ۰۰ — ۵ "
۲۱۱۔ مسٹر اے اعظم صاحب نرائن گنج مشرقی پاکستان ۰۰ — ۲۵ "
۲۱۲۔ احباب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ بذریعہ مکرم ملک محمد اکرم صاحب ۰۰ — ۵۷ "
۲۱۳۔ مکرم میاں رفیع الدین صاحب مردان ۵۰ — ۵ "
۲۱۴۔ محترمہ والدہ صاحبہ حبیب الرحمن صاحب مردان ۰۰ — ۴۰ "
۲۱۵۔ مکرم ایس اے ودود صاحب کھلنا مشرقی پاکستان ۰۰ — ۵ "
۲۱۶۔ " مرزا عبد الرؤف صاحب کیمبل پور ۰۰ — ۱۵ "
۲۱۷۔ احباب جماعت احمدیہ نرائن گنج مشرقی پاکستان ۱۶ — ۲۲ "
۲۱۸۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری عبد اللطیف صاحب چک ۳۸۸ ضلع لائل پور ۰۰ — ۱۵ "
۲۱۹۔ لجنہ اماء اللہ کوجر ضلع شیخوپورہ ۰۰ — ۱۱ "
۲۲۰۔ مکرم محمد اشرف صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ۰۰ — ۵ "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اطفال الاحمدیہ ضلع تھرپارکر کا پہلا سالانہ تربیتی اجتماع

اطفال الاحمدیہ ضلع تھرپارکر کا پہلا سالانہ تربیتی اجتماع بتاریخ ۷/۶/۶۳ بروز جمعۃ المبارک تعلیم الاسلام مڈل سکول محمد آباد کے احاطہ میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں مقامی اطفال کے علاوہ بارہ دیگر مجالس نے شرکت کی۔

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے شیخ خورشید احمد صاحب ایڈیٹر رسالہ تشحیذ ربوہ کو اپنا نمائندہ بنا کر اس اجتماع میں شرکت کے لئے بھجوایا۔

مکرم ملک غلام احمد صاحب عطا امیر جماعت احمدیہ محمد آباد نے نماز جمعہ کے بعد ٹھیک تین بجے اس اجتماع کا افتتاح فرمایا اور تقریر کی۔ ان کی تقریر کے بعد مکرم شیخ خورشید احمد صاحب نمائندہ مرکزی نے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو آپ نے خاص طور پر اسی اجتماع کے لئے ارسال فرمایا تھا۔

یہ اجتماع سہ روزہ تھا جس میں بچوں کی تربیت کے مختلف پہلوؤں کے پیش نظر کئی ایک دلچسپ پروگرام رکھے گئے تھے بچوں نے بڑے شوق سے ان میں حصہ لیا۔

مولوی غلام احمد صاحب فرخ۔ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی اور مولوی رحمت اللہ صاحب مربی سلسلہ ضلع تھرپارکر نے بھی شرکت فرمائی اور تقاریر کیں۔

تیسرے روز مکرم شیخ خورشید احمد صاحب نمائندہ مرکزی نے انعامات تقسیم فرمائے انعامات کی تقسیم کے بعد خاکسار نے حاضرین و کارکنان مجلس خدام الاحمدیہ محمد آباد و کریم نگر کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں ہر قسم کا تعاون فرمایا۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور یہ اجتماع دوپہر کے کھانے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (نور احمد قائد خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر)

درخواست دعا

مرزا محمد حسین صاحب بھٹی مسیح جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں کی اہلیہ محترمہ کو منگل کی رات کو سانپ نے ڈس لیا تھا اب فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں حالت قدرے بہتر ہے لیکن خطرہ سے خالی نہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت دے

(منصور احمد مبشر دارالصدر شرقی ربوہ)

اعلان نکاح

مکرم غلام سرور صاحب ولد چوہدری اللہ دین صاحب کا نکاح ہمراہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد دین صاحب بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۹ر جون ۱۹۶۳ء مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید نے پڑھا۔ احباب جماعت بزرگان سلسلہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے آمین۔

چوہدری اللہ دین۔ زعیم انصار اللہ چک ۱۶۶ مراد

خطبہ نمبر جاری کرانے والے احباب

مکرم محمد شفیع صاحب کوٹ ڈسٹے مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔

۲۔ مکرم محمد حسین صاحب عیدکا پور ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ نے کسی دو مستحقین کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔

(مینجر الفضل)

روزنامہ الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• مری ۲۶ جون۔ مری میں کل صدر سکارنو کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ صدر جمہوریہ انڈونیشیا نے شہریوں کے سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے اعلان کیا کہ میں نے کراچی۔ راولپنڈی اور مری میں پاکستانیوں کی آنکھوں میں مسرت کی جو چمک دیکھی ہے وہ انڈونیشیا سے برادرانہ اور دوستانہ جذبات کی آئینہ دار ہے۔ صدر نے یقین ظاہر کیا کہ ہم نہ صرف پاکستان اور انڈونیشیا کے عوام بلکہ ساری انسانیت کی فارغ البالی اور عظمت کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔

صدر سکارنو نے قرآن حکیم کی ایک آیت کا ترجمہ سناتے ہوئے کہا۔ "خدا اس قوم کی حالت کبھی نہیں بدلتا جو خود اپنی حالت بدلنے کی کوشش نہ کریں" صدر سکارنو کو شہری میونسپلٹی کو مقامی لوگوں سے خیر سگالی کے اظہار کے لئے چاندی کا ایک سگریٹ کیس پیش کیا گیا۔ صدر سکارنو نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا:۔

"میں تیسری دفعہ پاکستان کے دورے پر آیا ہوں۔ اور آج میں مری میں ہوں۔ میں نے کراچی۔ راولپنڈی اور مری میں پاکستانی عوام سے ملاقات کی ہے اور ان کے جذبہ سے بے حد متاثر ہوں۔ میں نے ایشیا۔ افریقہ۔ یورپ۔ امریکہ۔ چین روس اور لاطینی (جنوبی) امریکہ کے وسیع دورے کئے ہیں۔ مجھے کسی ملک اور اس کے عوام کی جو بات سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے۔ وہ ان کا جذبہ ہے۔ میں نے پاکستان کے دیہی عوام کو پہلی دفعہ قریب سے دیکھا ہے اور مجھے وہ قومی جذبہ سے مالا مال نظر آتے ہیں۔ صدر سکارنو نے کہا کہ اصل پاکستان کراچی کا وسیع اور خوبصورت شہر نہیں ہے۔ مجھے پاکستانی عوام کی آنکھوں میں پاکستان نظر آیا ہے۔ مجھے پاکستانی بچوں۔ مردوں اور عورتوں کی آنکھوں میں جو مسکراہٹ نظر آ رہی ہے یہی مسکراہٹ اور ان کا قومی جذبہ ہی پاکستان ہے اسی جذبہ میں مجھے انڈونیشیا کے لئے دوستانہ برادرانہ جذبات نظر آئے ہیں

• کراچی ۲۷ جون۔ کل انڈونیشیا اور پاکستان کے تجارتی افسروں نے دونوں ملکوں کے دس سالہ پرانے تجارتی معاہدے پر غور کیا تاکہ دونوں ملکوں کی تجارت بڑھائی جائے اور دونوں ملکوں میں زیادہ سے زیادہ اشیاء کا تبادلہ کیا جائے تبادلہ خیالات کے بعد طے پایا۔ کہ پاکستانی نمائندے ان اشیاء کی فہرستیں تیار کریں جو پاکستان سے انڈونیشیا کے لئے برآمد کی جاسکتی ہیں یا پاکستان انڈونیشیا سے درآمد کر سکتا ہے۔ یہ فہرست انڈونیشی نمائندوں کے حوالے کی جائے گی۔ فریقین نے محسوس کیا کہ دس سال پہلے کے تجارتی معاہدے کے ساتھ جو فہرست منسلک کی گئی تھی وہ بالکل نامکمل ہے لہٰذا اس میں ردوبدل کرنے کی ضرورت ہے انڈونیشیا کے تجارتی وفد کے ارکان کراچی کے مختلف کارخانے دیکھیں گے۔ بعد میں وہ لاہور اور ڈھاکہ بھی جائیں گے تاکہ مختلف کارخانوں کا معائنہ کر کے یہ معلوم کر سکیں کہ انڈونیشیا پاکستان کی کونسی مصنوعات سے استفادہ کر سکتا ہے۔

• لندن ۲۶ جون۔ برطانیہ اور کینیا کے نمائندوں نے بات چیت کرنے کے بعد اعلان کیا ہے کہ اسال ۱۲ دسمبر کو کینیا کو آزادی دے دی جائے گی۔ کینیا دولت مشترکہ کے اندر رہے گا

• کراچی ۲۶ جون۔ اعلان کیا گیا ہے کہ مرکزی پبلک سروس کمیشن سنٹرل سپیریئر سروسز (سی ایس ایس) میں بھرتی کے لئے مقابلے کا اگلا امتحان یکم اکتوبر کو منعقد کرے گا۔ سول سروس پولیس سروس۔ فنانس سروس اور دوسری مرکزی اعلیٰ ملازمتوں میں بھرتی کا یہ امتحان کراچی، لاہور اور ڈھاکہ میں منعقد ہوگا۔ اگر ضرورت پڑی تو لندن میں بھی امتحان منعقد کیا جائے گا۔

• جھنگ ۲۶ جون مقامی پولیس نے کل جھنگ کے مولانا منظور احمد کو پبلک سیفٹی آرڈیننس کے تحت گرفتار کر کے مقامی مجسٹریٹ مسٹر مسعود خاں کے روبرو پیش کیا جنہوں نے منظور احمد کو ڈسٹرکٹ جیل بھیج دیا۔

• مری ۲۶ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر سوکارنو اور صدر ایوب نے کل کراچی سے راولپنڈی آتے ہوئے پی آئی اے کے طیارہ میں باہمی دلچسپی کے معاملات پر گفتگو کی خیال ہے اس گفتگو میں کشمیر کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ یاد رہے صدر ایوب نے کل صدر سکارنو کو جو ضیافت دی تھی اس میں تقریر کرتے ہوئے صدر پاکستان نے یہ توقع ظاہر کی تھی کہ کشمیری عوام کا حق خود ارادیت حاصل کرنے میں انڈونیشیا بھی پاکستان سے تعاون کرے گا یہ امر قابل ذکر ہے کہ انڈونیشیا اور پاکستان کے درمیان کوئی نزاعی مسئلہ موجود نہیں۔ دونوں ملک ایشیا میں قیام امن سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ ماضی میں اگر کسی مسئلہ پر پاکستان کے بارے میں غلط فہمی پیدا ہوئی تھی تو وہ بھی ختم ہو چکی ہے چین اور نو آبادیاتی نظام کے مخالف دوسرے ملکوں سے پاکستان کے روز افزوں تعلقات پر ہر آزاد ملک میں اظہار اطمینان کیا جا رہا ہے۔

صدر سوکارنو آج قومی اسمبلی سے خطاب کر رہے ہیں۔ وہ پاکستان پارلیمنٹ سے خطاب کرنے والے تیسرے غیر ملکی سربراہ ہوں گے۔

• سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ ساحلی جزیروں اور صوبے کے دوسرے مقامات کے درمیان آمد و رفت بڑھانے کیلئے جہاز خریدنے

ایک گریجویٹ اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج میں ایک گریجویٹ اکاؤنٹنٹ کی آسامی خالی ہے جس کے لئے گریجویٹ امیدواران کی درخواستیں مطلوب ہیں۔

گریڈ ۲۲۰-۱۰-۱۷۰ E B ۸-۱۳۰ E ۶-۱۰۰-۵-۸۵ ہوگا

ابتداء میں -/۸۵ روپے تنخواہ اور -/۳۰ روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا مستقل ہونے کی صورت میں مذکورہ بالا گریڈ جاری رہے گا۔

(۱) امیدوار B.A کی سند کے ساتھ اپنی درخواستیں نظارت دیوان میں ۲۰ جولائی ۶۳ء تک بھجوا دیں۔

(۲) امیدوار چال چلن۔ دیانت۔ امانت و اخلاق کے بارہ میں پریذیڈنٹ کی تصدیق بھی بھجوائیں۔

(ناظر دیوان)

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

حسب ذیل کاموں کے لئے پی ڈبلیو آر کے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر پرسنٹیج ریٹ کے ٹنڈر ۶ جولائی ۱۹۶۳ء ۱/۲ ۱۲ بجے تک مطلوب ہیں

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینی مقدار	زر بیعانہ
	ذیل کے سپلائی زونوں میں ریلوے سٹینڈرڈ سپیسی فیکیشنز کے مطابق درجہ دوم اینٹوں کی فراہمی		
۱-	سب ڈویژن نمبر ۲		
	(i) سپلائی زون نمبر ۱۔ آئی۔ ڈبلیو ۳ لاہور بابت ۱۹۶۳ء-۶۴ء	[illegible]۰۰۰۰۰ (چھ لاکھ)	[illegible]
	(ii) سپلائی زون نمبر ۲۔ آئی او۔ ڈبلیو/مغل پورہ ڈی۔ ایس ڈبلیو، ماڈ ینجر سٹیل اینڈ جنرل ملز مغل پورہ کی ضروریات سمیت ۶۳-۶۴ء	[illegible]۰۰۰۰۰ (آٹھ لاکھ)	[illegible]
۲-	سب ڈویژن نمبر ۵ لائل پور		
	(i) سپلائی زون نمبر ۳ آئی۔ او۔ ڈبلیو/قلعہ شیخوپورہ کے تحت برائے ۱۹۶۳-۶۴ء	[illegible]۰۰۰۰۰ (پانچ لاکھ)	[illegible]
	(ii) سپلائی زون نمبر ۴ اے آئی او ڈبلیو تاندلیانوالہ کے تحت برائے ۱۹۶۳-۶۴ء	۵۰۰۰۰۰ (پانچ لاکھ)	-/۵۰۰ روپے

جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں [illegible] کے لئے تصدیقی سرٹیفیکیٹ ہمراہ لانے ہوں گے تفاصیل ڈویژنل آفس [illegible]

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

صاحبزادی سیدہ امۃ الصمد طلعت صاحبہ کی تدفین

(بقیہ صفحہ اول)

حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مقدس کے بالمقابل چاردیواری کے جنوب مشرقی حصہ میں اُس قطعہ کے اندر واقعہ ہے جس میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار ہیں

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کے درجات ہر آن بلند ہوتے رہیں اور آپ خاص مقام قرب سے نوازی جائیں نیز اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ آپ کے بچوں نیز حضرت مرزا عزیز احمد صاحب مدظلہ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد اور احباب جماعت کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ہر طرح حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔

آمین اللھم آمین